[illegible] نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴۲ — مطبوعہ ۱۵ - اکتوبر ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ۱ر

ایضاً بیرونجات سے معہ محصول ڈاک۔ عہ۲ر

" دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ۲ر

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مُفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی۔

ایڈیٹوریل

یتیموں کا باپ اور بیواؤں کا ولی اپنے مکان مقدس میں خدا ہی "زبور ۶۸ - ۵۔

مسیحیوں نے ابتدا سے جن باتوں کی تعلیم پائی اُنہیں ہر کہیں۔ ہر حالت اور ہر موقع پر ہمیشہ عملاً کر دکھایا ہی۔ اور یہہ سب کچھ اس خود نثار محبت کا نتیجہ ہی۔ جو اُنکی نجات کے پیشوا نے کوہ کلوری پر گنہگار اور خطا کار بنی آدم کی نسبت ظاہر و ثابت کر دی "۔ سالہا سال قبل اسکے کہ سر سید احمد صاحب بالقابہ نے ہندو مسلمان لوگوں کو رام و رحیم کا واسطہ دیکے ہندوستان کے یتیموں کی پرورش و تربیت پر متوجہ کیا۔ مسیحیوں نے اسکو جا بجا عملاً کر دکھایا تھا "۔ یہہ بات۔ کہ پادری صاحبان قحط کے موقعوں اور ایام پر بہت لاوارثوں اور یتیموں کو لیکر بالآخر اُنہیں عیسائی کر لینے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور اسی لئے۔ بقول مولوی نذیر احمد صاحب کال پڑنے کے لئے دُعائیں مانگا کرتے ہیں۔ اس حقیقت کے مقابلہ میں کیسی لچر اور کمزور معلوم ہوتی ہی۔ کہ تعلیم بالا کے ماننے والوں کا کوئی بُرا ارادہ ہو۔ جنہوں نے اپنی عملی نظایر سے غیروں کو یتیموں کا باپ اور بیواؤں کا ولی ہونے کے لئے اُبھارا ہو "۔ کال اور وبائیں اور مصیبتیں حکمت کے ساتھ آتی ہیں اور ان ذریعوں سے جو روحیں بچائی جاتی ہیں وہ بڑی مبارک اور پسندیدہ ہیں۔ کیونکہ وہ آسمانی بادشاہت کے اس ملک میں پھیلنے کا ذریعہ ٹھہرتی ہیں کوکب ہند ایک یتیم لڑکے کا حال لکھتا ہی۔ کہ ایک گذرے ہوئے کال میں ایک رامانندی یتیم لڑکا مسیحیوں میں آگیا۔ اور ہندوستانی زبان میں اچھی لیاقت پیدا کرکے۔ نارمل سکول سے سند پاکے مدرسہ علم الٰہی سے اول درجہ کا سرٹیفکٹ حاصل کیا۔ اور امسال خود اُس نے ساڑھے چھ سو آدمیوں کو بپتسمہ دیا "۔ کیا یہہ مسیحیت کی عجیب اور موثر باتوں میں سے نہیں ہیں ؟ +

ایک اُردو رسالہ بعنوان " توجیہہ حلت و حرمت طعام اہل کتاب و مشرکین " جسکو اصغر علیخان صاحب عرف جی۔ ڈبلیو فنشر پریچر ہندرابن ضلع متھرا نے بغرض فایدہ ہر خاص و عام تصنیف کیا ہی۔ اور صاحب مصنف نے جسکی چار کاپیاں دفتر نور افشاں میں بھیجی ہیں۔ ہم نے الف سے ے تک بغور پڑھا۔ اکثر توجیہیں مدلل و موثر اور ایک حد تک مُفید ہیں۔ اور اسمیں شک نہیں کہ ہندی محمدی اگر اہل کتاب کے ساتھ قرآنی تعلیم کے مطابق خورد و نوش میں شریک ہوں تو بہت تمدنی فوائد نظر آئینگے

اور بہت باہمی بدگمانیاں اور غلط فہمیاں دور و دفع ہو جائینگی۔ (اور غالباً مصنف رسالہ کا یہی منشا ہی) لیکن البتہ اسمیں ہمکو کلام ہی۔ کہ "محمدی اور اہل کتاب از روئے آیات بالا قرآنیہ کے متحد و متفق الایمان ہو سکتے ایسے ہر ایک شخص جو پکا محمدی ہو وہ عیسائی و موسائی بھی ہی" اگر مناسب معلوم ہوا تو اسپر پھر کسیوقت کچھ لکھینگے یہ رسالہ چھوٹی تقطیع کے ۲۴ صفحوں کا بخط نستعلیق اردو جسکی صرف ۵۰۰ کاپیاں چھپی ہیں۔ قیمت فی کاپی ۲ پائی بھیجنے پر مصنف سے دستیاب ہو سکیگا۔ جو مسیحی واعظوں کے لئے بہت مفید ہی *

سناتن دھرم گزٹ جو تھوڑے عرصہ سے سیالکوٹ سے جاری ہوا۔ نورافشاں کے ساتھ بھی تبادلہ رکھتا ہی۔ ٹیلیگوشن کی اُس کیفیت کو پڑھ کر۔ جو ہم نے انڈیا واچمین سے ترجمہ کر کے درج اخبار کی تھی۔ بڑا گھبرایا ہی اور پوچھتا ہی۔ کہ بُت پرستی کسکو۔ اور حق پرستی کسکو کہتے ہیں؟، یہہ ایک ایسا سوال ہی۔ گویا ایک مادرزاد نابینا شخص تاریکی و روشنی کی بابت اہل بصیرت سے کرے۔ کہ تاریکی کیا ہی۔ اور روشنی کسکو کہتے ہیں؟،، ہم اپنے ہمعصر کا رومن کیتھولک تصویر پرستی کو اپنی بُت پرستی کی تائید میں پیش کرنا۔ ایک کمزوری کی دلیل سمجھتے ہیں۔ اور بت پرستی وحق پرستی کے بارہ میں اُسکی تسلی کے لئے کچھ زیادہ لکھتے لیکن افسوس ہی کہ وہ تعصب وغضب کا مغلوب ہو کے دایرۂ تہذیب سے باہر چلا گیا اور "تنگ آمد و جنگ آمد" پر آمادہ ہو کے ہمارے اور مسیحی مذہب کے حق میں جو کچھ اُسکے دل و قلم میں آیا لکھا ہی۔ جسکا جواب یہہ بس ہی کہ وہ جو **حق** ہی اُسکی حقیقی و روحانی آنکھوں کو کھولے۔ کہ وہ بُت پرستی وحق پرستی میں تمیز کر سکے *

ہمعصر مہذب ہمارے نامہ نگار کے اس بیان پر۔ کہ لکھنؤ کے کسی مسلمان واعظ (جو بگمان مہذب ہمو کی ہدایت رسول صاحب ہی ہونگے) نے جب موجودہ انجیل کے اصلی ہونے سے انکار کیا تو مسیحی نے کہا "ہمارے پاس تو یہی انجیل ہی وہ اصلی انجیل اگر آپ کے پاس ہو تو آپ لے آئیے"، تو اس کا جواب مسلمان واعظ نے یہہ دیا "آپ ہمیں موسیٰ وعیسیٰ کو لا دیجئے تو ہم وہ اصلی توراۃ وانجیل بھی لا دیں"، یوں خامہ فرسا ہی کہ "اتنا تو ہم بھی کہینگے کہ جواب نہایت مزیدار دیا گیا۔ اسکی لطافت چاہئے اُن مسیحی صاحب کے ذہن میں آ گئے۔ لیکن اصلی یہہ ہی کہ یہہ جواب بڑے لطف کا ہی"، افسوس کہ جواب مذکورہ میں جو مزہ اور لطف ہی۔ ہمعصر موصوف تنہا اسی سے متلذذ ہو کر خاموش ہو بیٹھے اور دوسروں کو اسکے مزہ اور لطف سے مستفید کرنے کے لئے کچھ نہ لکھا۔ کہ اوروں کو بھی امتحان کرنیکی ترغیب ہوتی۔، ہماری سمجھ میں مسلمان واعظ کا یہہ جواب دینا کہ "تم موسیٰ وعیسیٰ کو لاؤ تو ہم اصلی توراۃ وانجیل لا دینگے"، عالمانہ نہیں بلکہ جہالت اور ہٹھ دھرمی کا جواب ہی۔ جسمیں لطف اور مزہ معلوم کرنا مہذب ہی کا کام ہی۔ اور بس *

چند سرگرم مسیحی دوستوں کی صلاح کے مطابق ارادہ کیا گیا ہی کہ نورافشاں کی ترقی اشاعت۔ اور اسکے ذریعہ آفتاب صداقت کا نور ملک میں پھیلانے کے لئے۔ ایک مہینے کا دورہ کیا جائے،، یہہ تو ظاہر ہی کہ اس اخبار کے وسیلے سے پنجاب اور دیگر ممالک کے مسیحی آپسمیں ایک دوسرے کے حال سے کسیقدر واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اخبار نامہ نگاروں ہی کے اعتبار پر جیسا کچھ ہوتا ہی شائع کر دیتا ہی۔ لیکن اگر اخبار نویس بذات خود ہر کہیں چل پھر کر اُس کام کی بابت جو آجکل پنجاب یا راجپوتانہ اور ممالک مغربی و شمالی میں خداوند کے لئے ہو رہا ہی۔ اپنی ذاتی واقفیت سے کچھ لکھے تو ضرور مسیحیوں کے باہمی تعلقات وتعارف بڑھانے اور یہہ معلوم کرنے میں مفید ٹھہریگا۔ کہ ہم مختلف مشنوں کے مسیحی خداوند مسیح کیلئے ہندوستان میں کیا کر رہے ہیں *

یہہ دورہ ۱۵- اکتوبر سنہ رواں سے شروع کرینگے اور ارادہ ہی کہ ۳۰- اکتوبر کو راجپوتانہ مشن کی سالیانہ مجلس پریسبٹیری کے انعقاد پر اجمیر میں پہنچ جائیں۔ جہاں اُمید ہی کہ جناب مولوی صفدر علی صاحب بھی شامل ہو جائیں اور یوں راجپوتانہ کے اکثر ولایتی اور دیسی مسیحیوں سے ایک ہی شہر میں ملاقات کر سکیں۔ اور پھر ہم سفر ہو کے پنجاب کو پھریں۔ کیونکہ انکا ارادہ امرتسر لاہور وغیرہ کے مسیحیوں سے بھی ملاقات کرنیکا ہی،، ڈاکٹر فلپس صاحب سکرٹری سنڈے سکول یونین بھی موقع مذکورہ پر اجمیر میں آنیوالے ہیں۔ اور ارادہ ہی کہ نورافشاں کو سنڈے سکولوں میں دخل اور وسعت دینے کے بارہ میں اُنسے درخواست امداد کی جائے *

اس سفر کی کیفیت سے ناظرین کو ہر ایک مقام سے مطلع کرتے رہینگے۔ اور دکھلائینگے کہ مسیحی قوم دنیا کو بچانے اور آفتاب صداقت کے نور کو پھیلانے کے لئے مختلف ملکوں میں کیا کام کر رہی ہی *

مسیح کا جی اٹھنا

اور

وہ کس بات پر دلالت کرتا ہی

دوسرا قیاس جو پیش کیا گیا ہی وہ یہہ ہی کہ مسیح حقیقت میں ہرگز نہیں مُوا تھا۔ کہ وہ صرف ایک حالت غشی میں

بوجہ تکلیف اور خون بہ جانیکے پڑ گیا- اور تھوڑے عرصہ میں- شاید خوشبوئیوں کی تاثیر سے- پھر بحال ہوگیا" لیکن اِس رائے پر خیال کرنے میں ہم اسکی پسلی کے زخم کاری کی نسبت جس سے لہو اور پانی بہتا تھا کیا سمجھینگے ؟" ہم اُس حقیقت کی نسبت کہ رومی سپاہیوں نے جنہیں ایسے معاملات میں تجربہ حاصل تھا- اور انہوں نے جو اُسکے دفن کرنے میں شریک تھے بصفائی اُسکی مُردہ جانا- کیا سمجھینگے ؟ پھر عہد جدید کے اُن بیانات کو جنمیں ہرکہیں اُسکی موت ایک یقینی ماجرا بیان کی گئی ہے- کیا خیال کرینگے ؟ " پھر جبکہ یسوع غشی سے بحال ہوگیا تو کیا ہوا ؟ کیا وہ اپنے شاگردوں سے چھپ گیا- اور کسی ویران غار میں گوشہ نشین ہوگیا ؟ کیا وہ ایک مطلق گمنامی و تاریکی میں زندہ رہا- اور مر گیا- اور اپنے شاگردوں کو جی اُٹھنے کے ایک دروغ عظیم کی منادی کرنے- اور اُسکے لئے شہید ہونیکی اجازت دی ؟" یقیناً یہ سب مطلق نامعتبر معلوم ہوتا ہے "

بنظر قیاس مذکورہ بالا یہہ بھی سوال کر سکتے ہیں کہ ہم اُن مندرجہ اناجیل اکثر رویتوں کا کیا بیان کر سکتے ہیں ؟" وے سچ مچ جی اُٹھنے کے اعتقاد کے لئے ضرور مُضر ہوئی ہونگی- کیونکہ ایک غریب- ناتوان- زخمی- مُردہ دلی شخص کی رویت کو خلاف فہمی سے- ہرگز ایک فتحمند قیامت نہیں سمجھا جا سکتا ہے" لیکن شاید ہم اس سے بہتر نہیں کر سکتے کہ اشتراوس کو اُسکے معمول کے موافق اِس رائے کو رد کرنیکی اجازت دیں" وہ کہتا ہے کہ " یہہ غیر ممکن ہے کہ ایک شخص جو ادھ مُوا قبر میں سے چھپ کے نکلا ہو جو کمزور اور ماندہ- طبی معالجہ کا محتاج جسکو مرہم پٹی کی ضرورت ہو- اور طاقت پانے و تیمارداری کی احتیاج رکھتا ہو- اور جو آخر کو اپنی اذیتوں کا مغلوب ہوگیا ہو وہ شاگردوں کے دِل میں یہہ نقش کر سکے- کہ میں زندگی کا سلطان- موت اور قبر پر فتحمند ہوں- اور یہہ وہ نقش تھا- جو اُنکی آیندہ خدمت کی بنیاد تھا" ایسی عارضی تازگی اُس نقش کو جو یسوع نے بحالت زندگی اور موت اُن کے دل پر کیا تھا صرف کمزور کر سکتی تھی- لیکن ممکن نہ تھا کہ اُنکے غم کو خوشی و سرگرمی سے- اور اُنکی تعظیم کو عبادت سے بدل سکتی " (باقی پھر)

مُراسلات

پنجاب آگزلیری متعلقہ سنڈے سکول یونین ہند

پریسیڈنٹ- پادری ایچ- اے- پرکنس صاحب سی- ایم- ایس- اٹاری ضلع امرتسر"

وایس پریسیڈنٹ- پادری ایس- مارٹن ڈی- ڈی- ایے- یوپی مشن سیالکوٹ"

سکرٹری- پادری ایچ سی- ویلیٹی ایے- پی مشن لاہور"

خزانچی- بابو آر- آر- رائے لاہور"

اغلباً پنجاب کے تمام سنڈے سکولوں میں کام کرنیوالوں کو سنڈے سکول یونین ہند اور اسکے متعلق پنجاب آگزلیری کی موجودگی کا حال معلوم ہو" ہند سنڈے سکول یونین کی بنیاد ۱۸۷۶ء میں ڈالی گئی- اور تب سے ابتک وہ تمام ہند- لنکا اور برہما میں پھیل چکا ہے- اور اُس یونین کے متعلق آگزلیری سوسیٹیاں بھی ہر ایک صوبے میں قایم ہو چکی ہیں" پنجاب آگزلیری ۱۰ و ۱۱- دسمبر ۱۸۹۰ء کو سنڈے سکول کنوینشن جو لاہور مشن میں منعقد ہوا قایم کی گئی تھی- ابتک اسکے ممبر ۳۵ ہیں جو پنجاب کی سات مختلف مشنری سوسائیٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں"

وہ جو سنڈے سکول کے کام میں مشغول ہیں اُنہوں نے بہت مدت سے ایسے ملاپ کی ضرورت معلوم کی ہوگی" اکثر لوگ کام کر رہے ہیں- مگر نہیں جانتے کہ اس کے متعلق اور کیا کام ہو رہا ہے- اُن کارکنوں کی جو مختلف جگہوں میں کام کرتے ہیں ایک دوسرے سے زیادہ نزدیکی تعلق پیدا کرنے اور ایک دوسرے کی اس کام میں مدد کرنے اور نیز اکٹھے ملکر اپنی محنتوں سے زیادہ پھل حاصل کرنے کے لئے ضرورت ہے کہ ایک ایسی جماعت بنائی جاوے" پنجاب آگزلیری ایک حد تک اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بنائی گئی ہے- یورپ اور امریکہ میں سنڈے سکول یونین کی موجودگی بڑی کامیابی اور سنڈے سکول کے کام میں نئی برکتوں کے لانے کا باعث ہوئی ہے" ہم یقین کر سکتے ہیں کہ ہندوستان کے لئے بھی ایسا ہی ہوگا اور کہ پنجاب آگزلیری سوسایٹی سے پنجاب میں سنڈے سکول کے کام کو بڑی مدد پہنچے گی مگر ابتک اس صوبے میں اس سوسایٹی کی ایسی قدر نہیں ہوئی جیسا کہ چاہئے- اور صوبے اس معاملے میں ہم سے سبقت لے گئے ہیں"

جہانتک سکرٹری کو معلوم ہوا ہے بالفعل مندرجہ ذیل سنڈے سکول پنجاب میں کام کر رہے ہیں"

نام سوسایٹی یا مشن	سکول	استاد	طلبار
(۱) امریکن یونائٹیڈ پریسبیٹیرین	۷۷	۹۸	۲۴۳۳
(۲) امریکن پریسبیٹیرین لودیانہ مشن	۴۴	۱۲۱	۲۲۶۳
(۳) چرچ آف انگلنڈ سوسایٹی	۱۸	۳۳	۵۷۹
(۴) سکاٹ لنڈ مشن کا ستیبلشڈ چرچ	۱۵	۲۱	۵۰۰
(۵) بپٹسٹ مشن	۷	۱۶	۲۰۳

(۶) میتھوڈسٹ اپسکوپل	۹	۱۴	۱۶۸
(۷) یونین چیپل	۱	۸	۸۰
(۸) انڈین فیمیل نارمل سکول	۲	۳	۳۲
(۹) سکول جو سوسائٹی سے تعلق نہیں رکھتے۔	۳	۴	۲۰۰
	۱۵۶	۲۰۸	۶۸۶۸

راقم سب چیپلینوں۔ مشنریوں۔ دیسی پاسٹروں۔ اور تمام سنڈے سکولوں میں کام کرنیوالوں کی خدمت میں ملتمس ہو کہ وے اس آگزلیری میں شامل ہو کر اُسکے کام میں مدد دیں جو وہ کر رہی ہو آگزلیری کے ساتھ ایسا ملاپ مندرجہ ذیل طریقوں سے ممکن ہے ✝

(۱) ہر ایک مشن سوسائٹی یا فرقہ اپنے اپنے ہاں ایک لوکل سنڈے سکول یونین قایم کرے کہ جو صوبے کی آگزلیری سے متعلق ہو۔ ہر ایک مشن یا کلیسیا آپ اپنے کام کو عمدہ طور سے کر سکتی ہو۔ اور اسلئے چاہئے کہ وہ اپنا انتظام آپ کرے جو اُس خاص مشن یا چرچ کا مرکز ہوگا ✝

ہر ایک لوکل یونین کو چاہئے کہ وہ اپنا تعلق صوبے کی آگزلیری سوسائٹی سے پیدا کرے جسکے ماتحت کئی ایک لوکل یونین ملکر تمام صوبے میں سنڈے سکول کے کام کے واسطے ایک یونین بنینگے ✝

(۲) وہ جو آگزلیری کی مدد کرنا چاہتے ہیں اُسکے ممبر ہوجاویں۔ تمام یورپین ممبروں کو ایک روپیہ اور دیسیوں کو ۴ر (چار آنہ) چندہ فی سال دینا پڑیگا ✝

(۳) وہ جو ممبر ہیں اُسکے ممبر ہیں چاہئے کہ وہ اوروں کو اسکے ممبر بننے کی ترغیب دیویں ✝

(۴) صوبے کے ہر ایک سنڈے سکول کو چاہئے کہ آگزلیری کے سکرٹری کو مندرجہ ذیل امور کی نسبت براہ راست یا لوکل یونین کی معرفت اطلاع دیوے ✝

(۱) مقام (۲) مشن یا کلیسیا جس سے کہ سکول علاقہ رکھتا ہو (۳) سپرنٹنڈنٹ کا نام (۴) افسروں کی تعداد (۵) طلبار کی تعداد معہ اس بیان کے کہ آیا وہ عیسائی ہیں یا غیرقوم اور کسقدر لڑکے اور کسقدر لڑکیاں ہیں ✝

چونکہ ڈاکٹر فلپ صاحب سکرٹری سنڈے سکول یونین ہند پنجاب میں تشریف لانیوالے ہیں تاکہ وہ اس ضروری اور اہم کام کی نسبت لوگوں کی توجہ دلاویں۔ اور پنجاب آگزلیری کے سکرٹری سے درخواست کی گئی ہو کہ وہ تمام صوبے کے سنڈے سکولوں کی مکمل فہرست تیار کرے۔ بالفعل پنجاب میں قریباً ۱۵۰ سکول ہیں مگر سکرٹری کو صرف اتنا معلوم ہو کہ وہ موجود ہیں وہ آگزلیری سے کوئی تعلق نہیں رکھتے ہیں بمنت عرض کی جاتی ہو کہ کم نومبر سے پیشتر سنڈے سکول یا تو براہ راست یا اپنے لوکل یونین کی معرفت آگزلیری سے میل حاصل کریں اور ہر ایک حالت میں مندرجہ بالا امور سے سکرٹری کو اطلاع دیویں ✝

(۵) اگر خدا کی مرضی ہوئی تو آنیوالے موسم سرما میں پنجاب سنڈے سکول آگزلیری کا جلسہ منعقد ہوگا وقت جگہ اور جلسہ کا پروگرام پیچھے مشتہر کیا جائیگا تمام سنڈے سکول میں کام کرنیوالوں کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہو کہ وہ مہربانی کرکے حاضر ہوویں ✝

(۶) سکرٹری آگزلیری کے ممبروں اور تمام سنڈے سکولوں کے اُستادوں کی خدمت میں عرض کرتا ہو کہ وہ مہربانی کرکے سنڈے سکول ہند کا اخبار جس کا نام انڈیا سنڈے جرنل ہو خرید کر پڑھا کریں۔ اسکے ذریعہ سے ہندوستان میں کام کرنے والے آپسمیں ایک ایک دوسرے کے ہمدرد ہونگے۔ اور نیز اُن کو اس کام کی نسبت عمدہ خبریں بھی ملا کرینگی قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ایک عہ منیجر آئی۔ ایس۔ ایس جرنل ۳۷۔ ایلیٹ روڈ کلکتہ سے درخواست کرنے پر مسکتا ہو ✝

لاہور مشن کمپونڈ } سکرٹری آگزلیری پنجاب متعلقہ
مورخہ ۲ ستمبر } سنڈے سکول یونین

سنڈے سکولوں کیواسطے دُعا کرنیکے روز

اتوار اور پیر ۱۸- و ۱۹- اکتوبر ۱۸۹۱ء

سنڈے سکول یونین

۵۶- اولڈبلی

لنڈن - ای - سی

سنڈے سکول یونین کی کونسل تمام سنڈے سکولوں کے اُستادوں اور کارکنوں کی خدمت میں پھر ایک دفعہ ملتمس ہو کہ وے اپنے طالبعلموں کے دلوں کے تبدیل ہونے کے لئے خاص اور دلسوز دُعا میں شریک ہوں ✝

وہ اس بات کے جاننے سے خوش ہیں کہ گذشتہ سال میں ہزاروں دُعائیں جو بچوں کے حق میں کی گئیں منظور ہو چکی ہیں۔ اور وے یقین کرتے ہیں کہ اس سال کی دُعائیں بھی زیادہ برکت کا باعث ٹھہرینگے ✝

مسیحی مذہب کے تمام سنڈے سکولوں میں عام روحانی سرسبزی ایک بڑا بھاری واقعہ ہوگا ✝

اگر صرف سنڈے سکولوں کے بیس لاکھ اُستاد ارادہ کریں کہ وے اپنے اپنے طالب علموں کو ایمان سے مسیح کے سامنے لے جاوینگے۔ اور اُنکے واسطے برابر مناجات کرتے رہیں تو اُنکی دُعائیں ضرور سنی جائینگی۔ ایک عورت کو جو مصیبت کیوقت اپنی لڑکی اُسکے پاس

لائی اُسنے کہا " اے عورت تیرا ایمان بڑا ہے ویسی ہو جو کچھ کہ تو چاہتی ہے - اور اُسکی لڑکی اُسی دم چنگی ہو گئی " دلی ایمان کی دُعا ضرور غالب آتی ہے " تمہارے ایمان کے مطابق ہو " ✤

اگر چھوٹے بچے مسیح کے ہو جاویں تو وہ اوروں کو اُسکے پاس لانے کا عمدہ وسیلہ بنینگے اور اسطرح سے ایک نہایت عمدہ مشن کا کام سکولوں میں برابر ہوتا رہیگا ✤

کونسل امید کے ساتھ اکتوبر میں خاص دُعا کے دنوں کی انتظاری کرتی ہے - اور محبت سے درخواست کرتی ہے کہ ایک ہفتہ میشتر ہر روز کچھ وقت خلوت کی دُعا میں خرچ کرنا چاہئے تاکہ خدا عام اور مجموعی دعا کے دنوں میں خاص برکت نازل کرے ✤

خدا کرے کہ استادوں کی دلی خواہشیں - کہ یہ ملک اور ملک کے نوجوان نجات حاصل کریں - پوری کی جاویں ✤

جہانتک ہو سکے مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ کر کے کارروائی کرنی مناسب ہوگی خداوند کے روز ✤

۱۸ - اکتوبر کی صبح کو ۷ بجے سے ۸ بجے تک سنڈے سکولوں کے حقمیں خلوت میں دُعا کی جاوے ✤

سکول کی ابتدائی کارروائی سے پیشتر استادوں کا دعا کے واسطے جمع ہونا مناسب ہے ✤

خادم الدینوں سے درخواست کی جاوے کہ وے سنڈے سکولوں کے دعوؤں پر اور استادوں کے لئے مزید تیاری اور پورے طور سے خدا کے حوالے کرنیکی ضرورت پر وعظ کریں ✤

بعد دوپہر ہر ایک سکول کی معمولی کارروائی میں کم وقت صرف کیا جاوے - اور طالب علم اکٹھے ہو کر خدا کی بندگی کریں اور گیت گاویں اور موقعے کے مناسب درس دئے جاویں - اسمیں طالب علموں کے والدین بھی مدعو کئے جاویں ✤

بعد دوپہر یا شام کی بندگی کے ختم ہونے پر اُستاد معہ اور مسیحیوں کے شکرگذاری اور دُعا کے لئے اکٹھے ہوویں ✤

۱۹ - اکتوبر کی صبح کو استاد اپنے طالب علموں کو ایک ایک کر کے خلوتی دُعا میں خدا کے سامنے پیش کریں ✤

دن کے وقت ہر ایک سکول کے زنانہ اُستاد ملکر دُعا اور شکرگذاری کا جلسہ کریں اور شام کیوقت ہر ایک کلیسیا یا جماعت کے لوگ بلائے جاویں اور ایک جلسہ منعقد کیا جاوے کہ جسمیں سنڈے سکول کے متعلق دُعائیں کی جاویں اور درس دئے جاویں ✤

اسکے بعد ایک یا دو روز تک جہاں کہیں ہو سکے جوان لوگوں کے لئے خاص بندگی کی جاوے ✤

دُعا کے واسطے ہدایت

(۱) تمام دنیا کے سنڈے سکولوں کے استادوں کیواسطے دُعا کی جاوے کہ وے خدا کے کلام کو باقاعدہ طور سے اور وفاداری سے مطالعہ کر سکیں - اور طالبعلموں کی طرف اُنکی محبت اور ہمدردی بڑھائی جاوے ✤

(۲) سینیر طلبا کیواسطے دُعا کی جاوے کہ وے خطرے سے محفوظ رکھے جاویں - اور خاصکر موجودہ زمانے کی برائیوں سے بچائے جاویں اور جلدی مسیح کیطرف لائے جاویں ✤

(۳) جونیر طلبا کے واسطے دُعا کی جاوے کہ وے چھوٹی عمر میں ہی نجات دہندہ کے ان پُرمحبت الفاظ کو سنکر قبول کر سکیں " چھوٹے لڑکوں کو میرے پاس آنے دو " ✤

(۴) سکولوں کے افسروں کے لئے دُعا کی جاوے کہ وہ صلاح اور مشورے میں دانا اور کام میں ہوشیار اور چال چلن میں درست - اور تمام اچھے کاموں میں نمونہ ہوں ✤

(۵) سنڈے سکول یونین اور دیگر مجمعات کے لئے جو استادوں کے کارآمد بنانے اور سکولوں کی ترقی دینے کی کوشش کرتے ہوں دُعا کی جاوے کہ اُنکی کوششوں میں زیادہ کامیابی ہو ✤

(۶) سنڈے سکول مشن یوروپ - امریکہ اور ہندوستان کے لئے دُعا کی جاوے کہ اُنکا اثر بہت جلد پھیل جاوے اور توہمات اور لامذہبی کی بیخ کنی کا جو عام طور پر پھیل رہی ہے باعث ہو ✤

(۷) دنیا کی مشنری سوسائیٹیوں کے متعلق سنڈے سکولوں کے لئے دُعا کی جاوے کہ وہ بڑھیں اور سرسبز ہوں اور اسوقت کے لانے میں مدد دیں جبکہ تمام لوگ چھوٹے سے بڑے تک خداوند کو پہچان لیویں ✤

اسطرح تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے مرضی نہیں کہ ان چھوٹوں میں سے کوئی ہلاک ہووے - متی ۱۸ : ۱۴ ✤

پھر میں تم سے کہتا ہوں اگر تم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کے لئے میل کر کے دُعا مانگیں وہ میرے باپ کیطرف سے جو آسمان پر ہے اُنکے لئے ہوگی - متی ۱۸ : ۱۹ ✤

اور ہمارا اعتقاد جو اُسکی بابت ہے سو یہی ہے کہ اگر ہم اُسکی مرضی کے موافق کچھ مانگیں وہ ہماری سنتا ہے اور اگر ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم اس سے مانگتے ہیں وہ اُسکی بابت ہماری سُنتا ہے تو ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے اُس سے مانگا تھا سو ہم پاتے ہیں - ایوحنا ۵ : ۱۴ و ۱۵ ✤

اور جو کچھ دُعا میں ایمان سے مانگو گے سو پاؤ گے متی ۲۱ : ۲۲ ✤

مانگو کہ تم پاؤ گے تاکہ تمہاری خوشی کامل ہو - یوحنا ۱۶ : ۲۴

مصمم ارادہ

نپولین بونا پارٹ کا قول ہے کہ "مصمم ارادہ حقیقی دانائی ہے" خواہ اس اصول کو ہم ہر امر میں قبول نہ کریں۔ لیکن اس اولوالعزم شہنشاہ نے اپنی زندگی میں دکھا دیا۔ کہ مصمم ارادہ فتح و نصرت کا پیشرو ہے جب شہنشاہ یورپ بننے کا جوش اُسکے سر میں سمایا۔ تو تمام ممالک اپنے حاکموں سمیت یکے بعد دیگرے اُس کا لوہا ماں گئے۔ جب ایک بڑی جرار فوج لیکر ملک روس کی مہم کا ارادہ کیا۔ تو کسی نے کہا کہ "رستہ میں کوہ ایلپس ہے" نپولین نے جواب دیا کہ کوئی ایلپس باقی نہیں رہیگا" اور ایسے علاقہ میں سے سڑک تیار کر دکھائی۔ کہ جہاں سے انسان کا گذر دشوار بلکہ ناممکن تھا۔ وہ کہا کرتا تھا۔ کہ "لفظ **ناممکن** احمقوں کی لغات میں ہوا کرتا ہے" اور جیسا کہ اس قسم کے اشخاص میں ایک جوش دلانیوالی طاقت ہے اُنکی اولوالعزمی کا اثر دوسروں پر اس درجہ کا تھا کہ اُنمیں گویا نئی روح پیدا ہو جاتی تھی۔ چنانچہ وہ خود کہا کرتا تھا کہ "میں نے اپنے سپہ سالاروں کو گویا گیلی مٹی سے بنا کر اس درجہ تک پہنچایا ہے"۔

ڈیوک آف ولنگٹن بھی کچھ کم اولوالعزم جرنل نہیں تھا لیکن اُسکے ارادوں کا ہدف نپولین سے اعلیٰ تر تھا۔ نپولین کے ارادوں میں خودغرضی کی ملاوٹ تھی۔ ولنگٹن میں خواہ نکار ہی راستی اور ملکی بہبودی مد نظر تھی۔ نپولین کا منزل مقصود **اقبال** تھا۔ ولنگٹن کا **ڈیوٹی**۔ آخر نپولین کی آتش مزاجی کا نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ اپنے ساتھ ملک فرانس کو بھی لے ڈوبا۔

مصمم ارادہ انسان کی اعلیٰ ترین صفات میں سے ہے۔ یہی صفت تمام ثابت قدمی کی پیشرو۔ اور صبر کی اُستاد۔ اور انسان کی فعل مختاری کا ثبوت ہے۔

اہل فلسفہ فرضی طور پر فعل مختاری کی بابت خواہ کیسے ہی نتایج کیوں نہ نکالتے ہوں۔ لیکن عملی طور پر ہر ایک معلوم کر سکتا ہے۔ کہ میں خس کے تنکے کیطرح سطح آب پر بہایا نہیں جاتا۔ بلکہ مجھ میں تیرنے کی طاقت ہے۔ اور کہ میں موجوں کا مقابلہ کر کے اپنے لئے اپنا رستہ کسیقدر صاف کر سکتا ہوں۔ ہماری مرضی مقید نہیں۔ اگر ایسا ہے خلاف ہو تو ترقی کی خواہش کہاں رہے گی؟ دنیا کے تمام کاروبار کا انحصار اسی پر ہے۔ کہ ہم اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ ورنہ جوابدہی کیسی۔ اور تعلیم اور پند و نصایح اور ملامت کا کیا فائدہ؟

مصمم ارادہ بلا لحاظ رُخ کے نری ہٹ دھرمی اور طبیعت کی پختگی کا اظہار ہے حواس خمسہ کا غلام بنکر اشرف المخلوقات کو شیاطین کے درجہ پر لا گراتا ہے۔ اور نیکی کیطرف رُخ کرنے سے ملایک کے پایہ تک سربلند کرتا ہے۔ صحیفہ یسعیاہ نبی کے ۲ باب کی ۴ آیت میں جو اشارہ تلواروں کو توڑ کر پھالیں اور بھالوں کو ہنسوے بنانے کا ہے اس سے یہہ ظاہر ہے کہ جوہر وہی ہے۔ لیکن اُس سے اس قسم کے اوزار بن سکتے ہیں جن سے بجائے جنگ صلح کے کام لئے جاسکتے ہیں۔ پولوس حواری کی طبیعت میں جوش خداداد صفت تھی۔ لیکن اُسکا رُخ بدلنے سے "کلیسیا کا ستانیوالا" اُسی کلیسیا کا قایم کرنیوالا بن گیا۔

مصمم ارادہ راستی کیطرح
عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جواں کے لئے

اسی نے مرتے دم تک ہمتوں کے حوصلے قایم کئے ہیں کہتے ہیں کہ **مولی ملک** موری قوم کا پیشوا سخت بیماری کے بستر پر پڑا تھا۔ اُسکو خبر ملی۔ کہ پرتگیزوں کی فوج سے اُسکی سپاہ کا مقابلہ آپڑا ہے۔ کہ ہمت باندھکر اُٹھا۔ اور فوج کی عین سخت جنگ کیوقت مدد کی۔ اور فتحیاب ہوا۔ مگر آخر بیماری غالب آئی۔ اور فتح کے بعد سنبھل نہ سکا۔ گرتے ہی طایر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ دنیا میں عاشقان صادق کے نام کو کس نے روشن کیا۔ گلوں کے موجدوں کو شہرت کے دریا میں کس نے جگہہ دی بڑے بڑے نامور سلاطین کو بر و بحر سے کس نے عبور کرایا؟ اسی مصمم ارادہ نے۔ اسی نے کمزور ہاتھوں کو زور دیا۔ اسی نے تلواروں کی آب کو دو چند کیا۔ غرض دنیا میں کوئی کار عظیم مصمم ارادہ کے بغیر ظہور میں نہیں آیا۔

اگرچہ ارادہ کی پختگی کسی وقت یا عمر کے خاص حصہ سے متعلق نہیں ہے تو بھی جب انسان کے روحانی اور جسمانی قوائے اپنے زور میں ہوں۔ اُسوقت اس صفت کا بھی کمال ہوتا ہے۔ اور حقیقت میں **بکسٹن** کا وہ فقرہ جو اُسنے اپنے جوان بیٹے کیطرف لکھا۔ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ "جوان آدمی جو کچھ چاہے بن سکتا ہے"۔ **لیمی نیاس** نے ایک جوان کو نصیحت کی کہ "اب تمہارا ارادہ باندھنے کا وقت ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنے ہاتھ کی کھودی ہوئی قبر میں پڑے پڑے نالہ کروگے لیکن اُسکے سامنے سے پتھر ہٹا نہیں سکوگے۔ ارادہ ہم میں آسانی عادت پیدا کر دیتا ہے۔ اسلئے مصمم ارادہ کرنا سیکھو۔ اپنی زندگی کو خشک پتے کی طرح مت رکھو جو ہوا سے اِدھر اُدھر اُڑایا جاتا ہے"۔

اخلاقی ارادہ مصمم ارادہ کی اعلیٰ ترین قسم ہے حضرت **سلیمان** کا قول ہے۔ کہ "جو غصہ کرنے میں دھیما ہے پہلوان سے بہتر ہے اور جو اپنی روح پر ضابط ہے اُس سے جو شہر کو لے لیتا ہے"۔ اور اپنے ڈھنگ پر ایک مشہور شاعر نے اسی خیال کو یوں پیش کیا ہے ع بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا۔ بعض اخلاقی ارادے ہیں جن سے خود انبیاء نے فایدہ اُٹھایا اور نہایت ضرور

ہے کہ آجکل کے جوانوں کا دستور العمل نہیں ٭

۱- **ایوب** نے اپنی آنکھوں سے عہد باندھا تھا۔ کہ کسی غیر عورت یا باکرہ پر نظر نہ کرونگا۔ (ایوب ۳۱/۱) داؤد بادشاہ نے اس قاعدہ کو مدنظر نہ رکھا۔ اور اُس سے کیسا عبرت خیز گناہ سرزد ہوا۔ اسکا باعث قابل لحاظ ہے کہ داؤد بجائے اپنے فرایض ادا کرنے کے اپنا وقت بیکاری میں صرف کرتا تھا۔ (۲ سموائیل ۱/۱۱) ٭

۲- **دانیل** نبی نے اپنے دل میں ارادہ کیا کہ اپنے تئیں مے سے ناپاک نہ کرے (دانیل ۸/۱) اگر ہمارے ملک کے نوجوان مصمم ارادہ کرکے اس سرچشمۂ شر سے پرہیز کریں۔ توکسقدر فایدہ ہو۔ جن کو اس کی بُرائی میں پھنس جانیکا اندیشہ ہو۔ وہ ضرور کسی ٹمپرنس سوسیٹی کے ذریعہ برملا اپنی پرہیزگاری کا اظہار کریں ٭

۳- **شاہ داؤد** نے ٹھان لیا تھا کہ میرا مُنہہ خطا نہ کریگا۔ (زبور ۱/۳۹) اور خدا سے التجا بھی کی کہ "اے خدا میرے مُنہہ پر نگہبان بٹھلا۔ میرے ہونٹھوں کے دروازوں کی دربانی کر" (زبور ۳/۱۴۱) اگر زبان پر غلبہ حاصل ہو تو۔ جھوٹ۔ گالی۔ بیہودہ گوئی۔ بدزبانی۔ تہمت۔ غیبت لعنت کا نام تک نہ ہو۔ اور بیفائدہ قسم کھانیوالے۔ اور خدا کا مقدس نام بیجا لینے والے معدوم ہو جائیں ٭

۴- **یشوع** نے اپنی وفات سے پیشتر قوم بنی اسرائیل کے سامنے اپنے مصمم ارادہ کا اظہار کیا۔ کہ خواہ کوئی اَور بت پرستی میں گرفتار ہو تو ہو لیکن "میں اور میرا گھرانا ہم خداوند کی بندگی کرینگے"۔ (یشوع ۱۵/۲۴) اور شاہ داؤد اور یہوسفط کی نسبت لکھا ہے کہ انہوں نے سارے دل سے خدا کی پیروی کی۔ حقیقت میں انسان کے مصمم ارادہ کا اظہار اس سے بڑھکر نہیں ہو سکتا کہ وہ بدی پر غالب ہو کر **سارے دل** سے خدا سے محبت رکھے اور آخر تک اُسی سے لگا رہے ٭

اپنی قابلیت پر اعتماد رکھکر مصمم ارادہ کرنا قریب منزل مقصود تک پہنچنا ہے۔ اور شاید اسی خیال پر **سوارونا** کامیاب اشخاص کو کہا کرتا تھا کہ "تم نے نیم ارادہ کیا تھا"۔ مگر پھر بھی مصمم ارادہ کامیابی کے لئے ضروری شرط نہیں ایسے حال میں **ینگ** کا قول یاد رکھنے کے قابل ہے کہ" اگر ارادہ سے زیادہ تیری طاقت میں نہیں ہے تو تیرا مصمم ارادہ ہی فعل کے برابر ہے ٭

اے۔ یو۔ ناصر۔
از پٹھانکوٹ

واقعات و آرائیں

اتواری آرام۔ ہمعصر گیان پتر کا ناقل ہے کہ پبلک آفیشلس (عام عہدداروں) کے لئے اتواری آرام کا مسئلہ تھوڑے دن سے مُلک سوئٹزرلینڈ میں درپیش ہے۔ اس مسئلہ نے جمہوری پوسٹ آفس کو پبلک خیالات کیسقدر اصلی طریقہ میں آزمانیکی ترغیب دی ہے:: اسپیشل سٹہ اسٹامپس (خاص اتواری ٹکٹ) چھاپے گئے ہیں جو ہر ایک ڈاکخانہ میں فروخت کئے جائینگے:: کوئی خط جسپر وہ ٹکٹ چسپاں ہو اور ڈاک میں سنیچر کے روز ڈالا جائے وہ اتوار کو تقسیم نہ ہوگا۔ بلکہ پیر کے دن تک ڈاکخانہ میں رہیگا:: لیکن معمولی ٹکٹوں کی چٹھیاں اتوار کو تقسیم ہونگی اتواری ٹکٹوں کی تعداد استعمال سررشتہ پوسٹ آفس کی آیندہ کارروائی کے لئے فیصلہ کریگی ٭

روس میں قحط عالمگیر سے رعایا کی جو بدترحالت معلوم ہوئی ہے نہایت افسوسناک ہے:: ایک افسر حالت جشمدید اسطرح لکھتا ہے۔ کھانا نہ ملنے کے باعث وہاں کے لوگوں کی بھیانک حالت ہو رہی ہے۔ کسی کی آنکھیں مارے بھوک کے نکلتی آتی ہیں۔ کسیکو بولنے کی طاقت نہیں ہے۔ بہتیرے لوگ ایسے ضعیف ہو گئے ہیں کہ ان کے دانت بھی نہیں اُٹھ سکتے:: افسر صاحب رپورٹ کرتے ہیں کہ ایک آدمی کو کھانا کھانے کی کچھ بھی طاقت نہیں تھی۔ جب اُسکو کھلانے لگے تو وہ ایسا لپکا کہ اگر وہ بھاگ نہ جاتے تو افسر مذکور کا ہاتھ کاٹ کھاتا:: انہوں نے لکھا ہے کہ اگر جلدی انکے کھانے کا بندوبست نہ ہوگا تو بہت سے لوگ مر جائینگے ٭

مدراس کے ضلع کدایا کے کلکٹر صاحب نے قلت بارش سے فصلوں کو برباد ہوتا دیکھکر مصنوعی طریق سے بارش لانے کی کوشش کی:: خوشی کی بات ہے کہ کوشش میں کامیابی ہوئی:: غبارہ میں بھک سے اُڑنیوالی بارود بھر کر آسمان میں اُڑائی ۸۰۰ فیٹ بلندی پر آگ لگائی گئی۔ اُس کے اڑنے سے بادل آئے اور خفیف بارش ہوئی۔ دوسرے روز پھر ایسا ہی کیا لیکن ہوا کم تھی غبارہ ۵۰۰ فیٹ سے اُوپر نہ جاسکا اور بارش نہ ہوئی تیسرے روز (۲۷ تاریخ کو) ایک پہاڑی کی چوٹی پر جو سطح سمندر سے ۴۰۰۰ فیٹ بلند تھی ۲۰۰ پونڈ بارود چھوڑی گئی۔ شام کو بادل جمع ہوئے اور خوب برسے اس کامیابی سے جُرأت ہوئی ہے کہ اور مقامات میں بھی جہاں بارش کی سخت ضرورت ہے اسکا تجربہ کیا جاوے چنانچہ اجمیر میں بھی اسکی آزمایش کرنے لگے ہیں ٭

کابل میں ہندوستانی تجارت کی خرابی کی ایک بڑی بھاری وجہ یہ تھی کہ جو مال یہاں سے بھیجا جاتا تھا بجائے اسکے کہ اُسکی اصل قیمت پر کڑا محصول لگایا جاوے امیر صاحب کے افسر اس مال کی قیمت بھی خود ہی تجویز کرتے تھے اور پھر اُس قیمت پر سخت محصول وصول کرتے تھے۔ مثلاً اگر سوداگر کا مال دو سو روپیہ کی خرید ہو تو

امیر صاحب کے افسر اسکی قیمت پانسو یا چھ سو قرار دیتے تھے اور تب محصول لگاتے تھے ؛؛ سوداگر لوگ اسکی بابت کچھ بول نہ سکتے تھے اور عدم شنوائی سے جبرًا و قہرًا برباد ی بخش محصول دینا پڑتا تھا ؛؛ آخرکار اس بات پر امیر صاحب کی توجہ منعطف ہوئی ؛؛ امیر صاحب نے فورًا کابل کے سربرآوردہ سوداگر جمع کرکے ایک جلسہ کیا اور انکی شکایت سماعت فرمائی اور منظور کیا کہ شکایت واقعی بجا ہے- اور اُسی وقت ارشاد نافذ فرمایا کہ مال کی اصل قیمت پر محصول تشخیص کیا جاوے ؛؛ اس عنایت کے عوض میں تاجروں نے وعدہ کیا کہ وہ اپنا مال آیندہ ایران کے رستہ سے نہ لایا کرینگے ؛؛ بلکہ افغانستان کی راہ سے بخارا کو لیجاوینگے ٭

سلطان روم کے تعلقات کی موجودہ پیچیدہ حالت کی نسبت کلکتہ کے اسلامی اخبار نے اس سوال پر غور کیا ہے کہ کیا پھر جنگ ہوگی ؟ وہ لکھتا ہے کہ سارا فساد روس اور فرانس کا اُٹھایا ہوا ہے- یہی دو طاقتیں جنمیں سے ایک کثیر شخصی اور دوسری سخت جمہوری ہے یورپ اور ایشیا کے امن میں خلل لانیکی شرارت آمیز کوششیں کر رہی ہیں ٭ وہ لکھتا ہے کہ موجودہ پالیسی روس کی یہہ ہے کہ باتفاق روم و فرانس انگریزوں کو زک دے اور اگر واقعی زک نہ بھی دے سکے تو تھوڑے دنوں کے لئے ایک دلچسپ ہلچل تو ڈالدے ؛؛ روس اور فرانس کے اصلی خیالات کی تصویر کچھ اُس تار برقی میں نظر آتی ہے جو سگری کے معاملے کے متعلق شایع ہوئی تھی- ہرچند ایک خفیف اور معمولی بات تھی مگر روسی اور فرانسیسی سفارت میں اسی معمولی بات سے اسقدر اضطراب پیدا ہوا کہ جس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ ضرور روس اور فرانس میں کوئی خاص کھچڑی پک رہی ہے ؛؛ ہمکو اسکا تو خوف نہیں ہے کہ خدانخواستہ واقعی روم و انگلستان میں جنگ ہوگی- لیکن تھوڑے دنوں تک اس پردے میں تمدنی چالبازوں کے پیترے خوب دیکھنے میں آینگے ؛؛ مصر نہ انگریزوں سے خالی ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے ؛؛ انگلستان اسقدر احمق نہیں ہے کہ پانچ کروڑ مسلمان رعایا رکھکر سلطان سے آمادہ جنگ ہو ؛؛ سلطان بھی ایسے کوتہ نظر نہیں کہ روس اور فرانس کے زبانی جمع خرچ پر بہت زیادہ تکیہ کریں ؛؛ نتیجہ یہہ کہ "کچھ میں بڑھوں- کچھ تو بڑھے" کے اصول پر باہم مصالحت کے ساتھ معاملہ طے ہو جائیگا ٭

مدراس سے ایک نہایت خوفناک ڈاکہ کی خبر آئی جو چلتی ریل گاڑی پر ڈالا گیا ؛؛ دو شنبہ گذشتہ کو ۱۱ بجے دن کے مدراس کی ڈاک گاڑی تنجور کو جارہی تھی کہ راہ میں پچاس ڈاکوؤں کی ایک جماعت اسپر حملہ آور ہوئی- چیف گارڈ کے کمرہ میں بیس ہزار روپیہ سرکاری صندوقوں میں بند تھا وہ سب نکال کر لے گئے- ڈاکوؤں نے غضب کیا کہ پچاس گز تک سڑک سے ریل اُکھاڑ دی جس سے ٹرین پٹری سے اُتر گئی و رک گئی کسی مسافر کا مال نہیں لوٹا- لیکن انکو پتھر مارے جس سے کئی زخمی ہوگئے ؛؛ ایسا واقعہ ہندوستان میں کبھی نہیں ہوا- اور وہ بھی دن دوپہر کو وقوع میں آیا یہہ غضب پر غضب ہوا ؛؛ تمام تنجور اور ترچناپلی میں اس واقعہ سے نہایت خوف چھا رہا ہے- ابھی تک کوئی مجرم ہاتھ نہیں آیا ٭

لکھنؤ میں مقدمہ بازی کا دور دورہ ہے- شیعہ سنیوں کے مقدمہ کی پیشی ۹- اکتوبر کو تھی ہم ملزمین پر فرد جرم لگائی گئی- صاحب مجسٹریٹ نے موقع پر جاکر تحقیقات کی اور اب عذرات سماعت ہونگے ؛؛ آٹھ پولیسمین اس جرم میں گرفتار ہوئے کہ اُنہوں نے قماربازوں سے دس روپیہ رشوت لی ؛؛ بجنی گنج میں کشمیریوں کے فساد کا مقدمہ دھوم دھام سے چل رہا ہے- کشمیریوں نے آٹھ کنسٹیبلوں پر مارکوٹ کا الزام لگایا ہے- پولیس والوں نے چودہ کشمیریوں کو گرفتار کرایا ہے- کشمیریوں نے ہڑتال کردی ہے جس سے لوگوں کو بہت تکلیف ہے ٭

راجپوتانہ گزٹ کے نامہ نگار مقام بیکانیر سے ایک قیامت خیز واقعہ کا حال جسکے سُننے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں- یوں لکھتے ہیں کہ اسی ہفتہ میں دو شخص باپ بیٹا قوم مہاجن قصبہ بساؤں علاقہ جیپور کے ایک مندر میں آکر ٹھہرے یہہ دساور سے کما کر آئے تھے کرایہ کا اونٹ تھا- جو معہ اپنے مالک کے مندر سے باہر تھا- مندر کے مردود پوجاریوں کی نیت بگڑی رات کے وقت جب بڈھا مہاجن کسی ضروری کام کو مندر سے باہر گیا تھا تو پوجاریوں نے بطمع زر اُسکے لڑکے کو ہلاک کیا- اور نعش کو چھپا دیا تھوڑی دیر کے بعد مہاجن آیا تو اسکا کام بھی تمام کردیا- اور دونوں کی نعشوں کو ابھی مندر ہی میں رکھ چھوڑا تھا- کہ شتربان کو ایک عورت کے ذریعہ جو مندر کے دروازہ پر سو رہی تھی اس واقعہ کی اطلاع ملی وہ فورًا پولیس میں گیا اور اطلاع دی ؛؛ پولیس نے معًا موقعہ پر پہنچکر ملزموں کو معہ مال گرفتار کرلیا اور نعشیں بھی برآمد ہوگئیں ملزم حراست میں ہیں اور مقدمہ عدالت میں ٭

روس پامیر کی جانب سے اپنے کو مضبوط کرتا ہوا ہندوستان کی طرف بڑھتا ہوا آرہا ہے- قندھار اور ہرات کے درمیان سرحدی مضبوطی ہرچند ہماری جانب سے نہایت شد و مد کے ساتھ کیجارہی ہے- لیکن ہماری گورنمنٹ اسوقت تک پامیر سے بیخبر ہے- سرحدی حفاظتوں کے ناموں سے ہندوستان پر انکم ٹکس وغیرہ کا بوجھ ڈالا گیا- لیکن وہ روپئے اسطرف کی سرحد کے کام آئے جدھر سے روس کبھی ہندوستان کا قصد نہیں کرسکتا- ہماری گورنمنٹ کو پامیر کیجانب متوجہ ہونا چاہئے ٭

گوہر آصفی رقمطراز ہے کہ ہمکو سخت افسوس ہے

کہ بھیرہ میں بھی علم کے اُٹھانے پر سنیوں اور شیعوں کے درمیان ایک ناگوار واقعہ ہونیوالا تھا۔ لیکن مقام شکر ہے کہ معززین کی اعلیٰ خیالیوں کے باعث ہنگامہ ہوتے ہوتے رہ گیا۔ یارو! کیوں آپس میں لڑتے مرتے ہو۔ اس تعصب اور نفاق باہمی کا ماحصل کچھ ہمیں بتادو تو ہم بھی تمہارا ساتھ دیں۔ ورنہ سوائے افسوس اور حسرت کے تمہاری نسبت میں اور کیا استعمال کیا جائے۔

سر ریورس تھامسن سابق لفٹنٹ گورنر بنگال نے ایک سرکلر جاری کیا تھا۔ کہ سرکاری محکموں میں مسلمانوں اور ہندوؤں کی تعداد مساوی رکھی جائے اور سر اسٹوارٹ بیلی نے بھی اس سرکلر کی تائید کی تھی۔ اس کا نتیجہ ضلع ندیا (بنگال) میں وقوع میں آیا ہے۔ پہلے ۱۹ مسلمان گورنمنٹ کے نوکر تھے۔ اب انکی تعداد دوسو تک پہنچی ہے۔ راجشاہی اور رنگپور میں بھی مسلمانوں کی تعداد حسب خواہ طور پر بڑھی ہے۔ لیکن اس خصوص میں اگر کوئی سست رو ہے۔ تو اس کا فخر بہار کو حاصل ہے۔ حکام ذرا اسکی طرف توجہ کریں تو عمدہ بات ہے۔

معزز ہمعصر آفتاب پنجاب ناقل ہے کہ ولایت کے ڈاکٹروں کی اب یہہ رائے قایم ہوئی ہے کہ گانا بھی مریض کو دوا کا کام دیتا ہے۔ چنانچہ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ ایک معزز لیڈی کو جسوقت راگ سنایا گیا تو وہ پانچ چھہ منٹ کے بعد خراٹے لینے لگی۔ ایک مریض جسے نیند آتی ہی نہ تھی باوجودیکہ صدہا علاج کئے گئے تھے۔ جب اُسکے رشتہ داروں کو یہہ سوجھی کہ پادری صاحب کو وعظ سُنانے کے لئے بلایا جائے۔ پادری صاحب کے اسپیچ شروع کرنے کے چند منٹ بعد مریض خوب سوگیا۔ ہندوستانیوں کے لئے یہہ بات ہرگز نئی نہیں ہے۔ ہمارے ملک کی انپڑھ دائیاں بھی واقف ہیں۔ جب بچہ کو سُلانا منظور ہوتا ہے۔ تو آہستہ آہستہ کچھ گانے لگتی ہیں۔ بچہ فوراً سوجاتا ہے۔ ہندوستانیوں نے علم موسیقی میں یہانتک ترقی کی تھی کہ راگ کے ذریعہ انسان کو سلایا ہی نہیں بلکہ حیوانات کو محو کردیتے تھے۔ پانی برسا دیتے تھے۔ گرمی پیدا کردیتے تھے۔ چنانچہ جس راگ کا جو اثر تھا وہی اُسکا نام ہوتا تھا۔ مثلاً دیپک راگ۔ میگھ راگ وغیرہ وغیرہ۔ اسمیں کچھ مبالغہ بھی ضرور ہے۔

ہمعصر مہر نیمروز ناقل ہے کہ موضع قطب پور ضلع مظفرنگر میں ایک اشتہاری بلباس تھانہ داری آیا اور زمینداروں سے باین حیلہ گھوڑی طلب کی کہ میں مظفرنگر سے آیا ہوں رستہ میں گھوڑا میرا مرگیا تھانہ پور میں بغرض گرفتاری ایک مجرم کے جاتا ہوں زمینداروں نے ایک عمدہ گھوڑا موجود کیا۔ پھر اور کسی طرح پر اُسنے زمینداروں کو تنگ کرنا چاہا تو انہوں نے اُسکو شبہ سے گرفتار کرکے تھانہ پور قاضی میں پہنچا دیا معلوم ہوا کہ یہہ شخص اشتہاری تھا اُسکی گٹھری میں سے دوسری وردی اور برامد ہوئی۔ مقدمہ زیر تحقیقات ہے۔

معزز ہمعصر پنجاب درست لکھتا ہے کہ بنگاباسی کا مقدمہ جس زور شور سے چلا تھا اس سے ہندوستانی اخبارات میں سخت تھلکہ مچگیا تھا اور دیسی اخباروں کی آیندہ امیدیں خطرناک حالت میں تھیں لیکن گورنمنٹ نے نہایت مہربانی سے اخبار مذکور کی معذرت کو منظور فرمالیا ہے اور سلطانی رحم سے اسکو بریت دیگئی ہے جسطرح سے یہہ مقدمہ ہندوستان کی اخباری تواریخ میں ایک پہلی مثال تھی۔ اسیطرح گورنمنٹ کی بھی خاص عنایت کی یہہ ایک ہی نظیر ہے۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ ہندوستان کے بعض اخبار آزادی کی دھن میں بعض دفعہ بیطرح آپے سے باہر ہوجاتے ہیں خصوصاً کانگرس کے حامی اخباروں کی مُنہہ زوریاں نہایت ناواجب طور پر شایع ہوتی ہیں مگر بنگاباسی کا معاملہ نہایت عمدہ سبق دینیوالا ہے جس سے اُمید ہے کہ ہمارے ہمعصر کچھ فایدہ اُٹھاینگے اور گورنمنٹ کے رحم کے دلی شکرگذار رہینگے۔

گورنمنٹ روس اور فارس کے درمیان دوسری طاقتوں سے الگ ہوکر ایک تجارتی معاہدہ عمل میں آنیوالا ہے۔ اور سلطنتی حفاظت روس کے متعلق ہوگی یہہ بھی تجویز ہے کہ خانات روس کی نگرانی میں چھوڑے جائیں۔ اور اس طور پر وسط ایشیا کا بندوبست ہو کہ بالکل روس کے متعلق ہو۔ ہرچند ایک دوسرا اخبار اس خبر کی تردید کر رہا ہے۔ لیکن یہہ امر مسلم ہے کہ اسوقت فارس روس کے دباؤ میں ہے۔ اور کوئی نہ کوئی معاہدہ ہماری گورنمنٹ کی پالیسی کے ضرور خلاف ہوگا۔ اس لئے ہمکو فارس کی دوستی پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔

کوکب ہند ایک عجیب بیاہ کا ذکر لکھتا ہے جو بمقام ہگلی (بنگال) ہوا۔ ایک کلین برہمن کی چودہ برس کی لڑکی تھی۔ لڑکی عمدہ ریشمی ساڑی پہنے دولہہ کے استقبال کے لئے تیار ہوئی پر دولہہ نہ آیا۔ بعد چند مدت کے ایک پچاس برس کا آدمی حاضر ہوا۔ جب دولہن نے سُنا کہ دولہہ یہی ہے تو وہ چلا کے وہاں سے بھاگی۔ پر پروہت نے زبردستی سے لڑکی کا ہاتھ پکڑا اور منتر پڑھ کے شادی کردی!

کوکب ہند لکھتا ہے کہ الوا کے قریب ایک گاؤں ہے جسکا نام کھیرادہ ہے۔ یہاں کے مالگذار کی جورو نے خواب دیکھا کہ گھر کے قریب برج میں بہت دھن ہے اور وہ مل سکتا ہے۔ اُسنے جادوگروں کو بلایا اور دھن کی تلاش کی۔ اُنہوں نے کہا کہ دھن تو ملیگا۔ لیکن قربانی درکار ہے۔ تب زمیندار نے برج کو گرا کے وہ جگہہ اپنے گھر کی حد میں کرلی اور بعد چندے اپنے نوکر کو قربان کیا۔ مقدمہ عدالت میں پیش ہے (کیا سچ ہے کہ) کل بلاؤں کی تین وجہیں ہیں۔ زر۔ زمین۔ زن؟

سینٹ پیٹرسبرگ ۳۰ ستمبر آج صبح اخبار نووی ورمیا نے ایک مضمون میں لکھا ہے۔ کہ اگر انگلستان کو جنگ منظور نہیں ہے تو اُسکو معاملہ پامیر کی دست اندازی اور مداخلت سے بچنا چاہئے۔ جہاں اسکو اسوقت تک مقابلہ کرنا پڑیگا۔ جبتک اس کے دعاوی بزور شمشیر ثابت نہ ہوں +

کوہ نور لکھتا ہے کہ "نہایت پختہ ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ حال میں مہاراجہ دلیپ سنگھ نے مصر کے امریکن یونائیٹڈ پرسبیٹرین مشن کو دو ہزار پونڈ دئے ہیں۔ کئی سالوں سے مہاراجہ موصوف اس مشن کو ایک ہزار پونڈ سالانہ دیا کرتے تھے۔ مگر اپنی گردش کے زمانہ سے کچھ برس پیشتر اُنہوں نے یہہ عطیہ بند کر لیا تھا۔ اس عطیہ کی وجہ یہہ ہے کہ انکی پہلی رانی مشن مذکور کے پیروؤں سے تھی +

نئی دنیا والوں کو بھی آئے دن نئی ہی بات سوجھتی ہے۔ حال میں مقام نیویارک میں ایک "چھاتا کمپنی" قایم ہوئی ہے۔ اس کمپنی میں جو کوئی چھ روپیہ ایک دفعہ داخل کریگا۔ اسے عمر بھر چھاتا نہیں خریدنا پڑیگا دکانیں جابجا کھولی گئی ہیں۔ جہاں جسکو ضرورت ہوتی ہے وہیں کی دُکان سے ٹکٹ دیکر چھاتا لے لیتا ہے اور جہاں چاہے وہاں کی دُکان میں چھاتا دیکر ٹکٹ لوٹا لیتا ہے۔ اس تجویز سے شوقین لوگ نت نیا چھاتا ہاتھ میں رکھ سکینگے +

ملکوں اور بادشاہوں کی مختصر خبریں

بعض گیان پترکا- رتلام- ناقل ہے کہ سب سے دراز قد آدمی (اگر چہ زیست نہیں) تو لینکاشایر وانع

انگلستان کا باشندہ جان ہیل تھا جو لمبائی میں نو فٹ چھ انچہ- اور جسکا ہاتھ ۱۷- انچہ لمبا اور ساڑھے چھ انچہ چوڑا تھا +

لیورپول میں ۶½ میل لمبی آسمانی ریلوے بن رہی ہے- یہہ لوگوں کے سر پر سے گذریگی- اسکا تخمینہ اخراجات ۲۹ لاکھ روپیہ ہے +

یہہ بڑی تعجب خیز خبر ہے کہ جرمنی میں چند مقامات پر پتھر برسے- اسکی وجہ کی تحقیقات ہو رہی ہے دیکھئے کیا نتیجہ برآمد ہو +

امریکہ میں تجویز ہے کہ ایک ریل ایسی ایجاد کریں جو فی گھنٹہ ۲۶۰ میل چلے فی الحقیقت امریکہ والے بڑے صناع ہیں- اور ایسی ریل عنقریب نکال کھڑی کرینگے +

کوکب ہند مخبر ہے کہ ایک روسی سپاہی بحالت بیماری ایک بچہ کو مارکر اسکا کلیجہ کھا گیا تاکہ اسکی بیماری رفع ہو- روسی نیم وحشی لوگ ہیں +

اودھ اخبار اس خبر کی تردید کرتا ہے کہ روس و ایران میں تجارتی اتفاق کی بابت کوئی عہد و پیمان ہوا ہے +

گورنمنٹ چین نے سال کے فسادوں کے نقصان کا تمام معاوضہ دینا منظور کیا +

چین میں جہاں جہاں فساد ہوا تھا وہاں نئے گورنر مقرر کئے گئے ہیں- پہلے حاکم موقوف کردئے گئے تاہم خبر آئی کہ حالت اطمینان بخش نہیں ہے رعایا بگڑ رہی ہے +

تاج الاخبار لکھتا ہے کہ ولایت میں ایک پادری صاحب نے اپنے چرچ کے ایک شخص کی قبر پر نشان صلیب اسلئے نہ بنانے دیا کہ اس سے بت پرستی کو ترقی ہوگی- اس بات پر عدالت میں مقدمہ چلا ہے +

پیلسٹین یہودیوں کی تعداد گذشتہ دس سال میں آٹھ ہزار سے ایک لاکھ تک ہو گئی- اب سلطان روم نے اس ملک زیادہ یہودیوں کا آباد ہونا حکماً روک دیا ہے- دیکھئے صیہون کی مدد کدھر سے آتی ہے +

جرمنی میں مردہ جلانیکی رسم کو روز بروز ترقی ہے:- حال میں دو اور مقام السدراف و کارلز میں تعمیر ہوئے ہیں- اور ایک پہلے سے موجود ہے جہیں ۵۰۰ سے لیکر ۶۰۰ تک لاشیں جلائی جاسکتی ہیں +

مقام گالی واقع لنکا میں ایک اخبار عورتوں کی تعلیم کے لئے جاری ہونیوالا ہے:- اس کارخانہ میں ایڈیٹر سے لیکر سارے اہل کار عورتوں ہی کے فرقہ سے مقرر ہونگے +

کابل سے خبر آئی کہ یہاں اعلیٰ حلقوں میں یہہ افواہ مشہور ہے کہ امیر کا مقصد ہندوستان میں جانے اور حضور وایسرائے سے ملاقات کرنیکا ہے:- یہہ بھی خبر ہے کہ آپ کو سیر انگلستان کی بھی خواہش دامنگیر ہے +

کولہاپور میں ایک پوجاری نے رات بھر اسکا دیوی کے روبرو پرارتھنا کی لیکن جب مطلب نہ بر آیا تو غصہ میں آکے مورت کو ایک ضرب لگا کر توڑ ڈالا پوجاری دیوی سے زبردست نکلا +

سول و ملٹری گزٹ مطبوعہ ۹ لکھتا ہے کہ بابو کیشب چندر سین آنجہانی کو انکے عیسائی دوست کہا کرتے تھے کہ تم مسیحی دین سے بہت نزدیک ہو وہ خبر پوری ہوئی کہ تھوڑا عرصہ ہوا دو نامی برہمو عیسائی ہوگئے +

فرخ آباد میں ہیضہ کا بڑا زور شور رہا- اور شکر کی بات ہے کہ یہہ بیماری وہاں کسی مسیحی کے پاس نہ گئی +

حضور وائسرائے انتظام حال کے مطابق ۲۴ اکتوبر کو سرینگر میں پہنچینگے۔ اور ۱۰ نومبر کو وہاں سے روانہ ہوکر براہ بارہ مولا۔ اڑی گڑھی اور رسالے کے ۱۴ کو کوہ مری میں پہنچینگے٭

بقول راجپوتانہ گزٹ گورنمنٹ نظام ایک سنٹرل پرنٹنگ پریس حیدر آباد میں قایم کرنیکی تجویز پر غور کر رہی ہو جسکے سپرنٹنڈنٹ غالبًا دکن اسٹنڈرڈ کے مالک وایڈیٹر ہونگے۔ اور اخبار مذکورہ بوجوہ غالب بند ہو جاینگا

کدا پا (مدراس) میں مصنوعی بارش لانیکے تجربہ میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی۔ اب سُنا جاتا ہو کہ اس کی آزمایش اجمیر میں بھی ہوگی۔ کہ قلت بارش کے باعث جو آج کل وہاں خرابی ہو رفع ہو٭

بنگال کے لفٹنٹ گورنر بہادر کا خیال درست ہو کہ انکم ٹیکس کی شکایتیں جب بند ہونگی جب بجائے ۵۰۰ روپیہ کے ہزار روپیہ سالانہ آمدنی پر انکم ٹیکس قایم رکھا جائے٭

لکھنؤ کا اخبار لکھتا ہو کہ فرقہ شیعہ کے مجتہد سید ابوالحسن عرف بچھن صاحب نے بعارضہ ہیضہ انتقال کیا۔ لکھنؤ مستند علماء سے خالی ہوگیا۔ جو سنا سنیوں کیطرف تھا وہی اب شیعوں کیطرف ہو٭

ہمعصر مخبر صادق مخبر ہو کہ علیگڈھ میں ریلوے سٹیشن پر ایک حلوائی کو کم وزن باٹوں سے تول کر اشیا خوردنی بیچنے کی علت میں دو مہینے قید کی سزا ہوئی٭

سوہاوہ ضلع جہلم۔ مقام بہت ست میں جو خون ہوا تھا اور دو ملزم گرفتار تھے اب رہا ہوگئے ہیں سوہاوہ تحصیل مرزیاں٭ تحصیل گوجرخان میں ایک نمبردار کو جسنے چند آدمیوں کو بدمعاش لکھوایا تھا دو شخصوں نے بوقت شب مار ڈالا٭

روئداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی۔ آئی۔ ای پریزیڈنٹ۔ بابو رائے تروودہ صاحب وائس پریزیڈنٹ مولوی محمد حسن صاحب۔ لالہ رام چند داس صاحب۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ سید سردار علی صاحب۔ مسٹر ابراہیم اولیٰ صاحب۔ منشی وجیہ الدین صاحب۔ ماسٹر مولراج صاحب بالو شب سرنداس صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ لالہ منسارام صاحب تاجر پارچہ۔ لالہ منسارام صاحب ساہوکار۔ لالہ گوپی مل صاحب۔ ممبران

۱۴ جولائی ۱۹۰۱ء

نمبر ۱۔ رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ سرکلر نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۰ء صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب در بارہ انعام و تمغہ طلبا جو امتحان میں اوّل رہیں مشعر اسکے کہ جو طالب علم لودیانہ غیر شادی شدہ امتحان انٹرنس میں اوّل رہے اسکو عہ۔ اور جو مڈل میں اوّل رہے اسکو صہ انعام دیا جاوے۔ اور یہہ انعام بدربار جلسہ قیصری یا جلسہ سالگرہ قیصر ہند دیا جاوے٭ **کثرت رائے سے تجویز ہوئی** کہ رپورٹ سب کمیٹی منظور کیجاوے٭

نمبر ۲۔ رپورٹ سب کمیٹی تعلیم کہ مسس مارتھا نے متصل مسجد کربول جو مدرسہ زنانہ قایم کیا ہو بموجب ڈسٹرکٹ انسپکٹر صیغہ تعلیم مستحق امداد للعہ ماہوار کا ہو۔ لیکن بسبب نہ ہونے گنجایش کے اور امداد وسامان نہیں دیجاسکتی صہ کا غذات متعلقہ پیش ہو٭ **تجویز ہوئی** کہ وقت تیاری بجٹ سال آیندہ کے کاغذات پیش ہوں

نمبر ۳۔ رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بحوالہ رپورٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس مشعر اسکے کہ مولوی نور محمد نے ایک اور مدرسہ بھی قایم کیا ہوا ہو۔ جسکی بابت اُسکو کمیٹی سے امداد ملتی ہو ایک معلم دو مدرسہ کا کام نہیں دیسکتا مولوی نور محمد کو چاہئے کہ پہلے مدرسہ کو ہی ترقی دیجاوے اسمیں زیادہ امداد کا مستحق صہ کا غذات متعلقہ **تجویز ہوئی** کہ رپورٹ سب کمیٹی منظور کیجاوے٭

نمبر ۴۔ رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بحوالہ روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۱ء نسبت بند کئے جانے مدرسہ محلہ قاضیاں و ڈھنڈیاں **تجویز ہوئی** کہ حسب رپورٹ انسپکٹر نسبت نالایقی مدرسین ہر سہ مدرسہ جات بند کئے جاویں جب کوئی مدرس لایق تعلیم یافتہ فراہمی لڑکیوں کا ذمہ وار ہوکر دستیاب ہوگا یہہ مدرسے جاری کئے جاوینگے٭

نمبر ۵۔ رپورٹ ہیڈ ماسٹر صاحب میونسپل بورڈ سکول لودیانہ مشعر اسکے کہ بجائے عبد الحق مدرس شاخ بورڈ سکول لودیانہ حافظ عبد اللہ کو مستقل مقرر کیا جاوے٭ **تجویز ہوئی** کہ سفارش ہیڈ ماسٹر صاحب منظور کیجاوے۔ حافظ عبد اللہ مستقل مقرر کیا جاوے٭

نمبر ۶۔ یادداشت انگریزی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مشعر اسکے کہ سب کمیٹی اے مستقل رہنی چاہئیں جلد تبدیل نہ ہوا کریں معہ رپورٹ سید غلام محمد ممبر میونسپل کہ سب کمیٹی اے کے اختیارات قایم کئے جاویں۔ جیسا کہ میونسپل کمیٹی جالندھر نے اپنے قواعد مرتب کئے ہیں۔ کمیٹی لودیانہ بھی قواعد جالندھر دیکھکر منظور کرے اور گورنمنٹ سے منظوری منگوائے٭ **تجویز ہوئی** کہ کمیٹی کثرت رائے سے امور منظور کرتی ہو۔ (۱) ہر عرصہ سہ ماہ کے بعد سب کمیٹی اے تبدیل جلسہ جنرل کمیٹی میں کیا جایا کرے اور جنرل کمیٹی بعد دریافت ممبر صاحبان سب کمیٹی اے کا تغیر تبادل کا فیصلہ کریگی۔ (۲) اگر سہ ماہ کے اندر کمیٹی کو معلوم ہو کہ سب کمیٹی مقرر کردہ کام اچھی طرح سے نہیں کرسکتی تو جنرل کمیٹی کو اختیار ہو کہ اُس کمیٹی ممبر سب کمیٹی کو فورًا تبدیل کریں اور انتظام کارروائی کا

غزل من تصنیف ڈاکٹر احمد شاہ صاحب شایق رتلام سنٹرل انڈیا

حال عصیاں سے ہوا جاتا ہی ابتر اپنا
کس سے جا کر کہیں حال دلِ مضطر اپنا
تاب فرقت کی نہیں مجھہ میں رہی اب باقی
ہمہ تن چشم ہوں دکھلا رخ انور اپنا ٭
بحر عصیاں کے طلاطم میں تھا غوطے کھاتا
شکر صد شکر کہ عیسیٰ ہوا معبر اپنا ٭
تو مددگار تھا موسیٰ کا اسی سے اُسنے
بحر قلزم سے کیا پار وہ لشکر اپنا
تیری لاٹھی سے ہو تسکین مجھے دل کو مسیح
وادیِ موت میں ہوگا تو ہی رہبر اپنا۔
سبھی چھوڑوں گا مسیحا میں تیری خاطر سے
جان ہو مال ہوا ملاک ہو یا گھر اپنا ٭
گر رہے تیری محبت سے میرا دل خالی
حال بہتر ہو یا بدتر ہو برا بر اپنا۔
دور تاریکی ہوئی خون مقدس سے ترے
اب تو چمکیگا ضرور آج سے اختر اپنا
جور دُنیا کے بہت تو نے اُٹھائے شایق
زیست کا تاج مسیحا سے لے چل کر اپنا ٭

دیگر

یہ حشمت یہہ عزت یہیں سوجھتی ہی
مگر بعد مردن زمیں سوجھتی ہی۔ ٭
خدا کی ہو صورت مسیحا میں بالکل
ہیں ناداں جو کہتے نہیں سوجھتی ہی
ہوا جب سے دُنیا میں پیدا مسیحا
زمیں تب سے عرش بریں سوجھتی ہی
میرا روح اقدس سے دل ہو منور
مسیحا کی اُنہیں جبیں سوجھتی ہی۔
نہ دل میں ہو یوسف نہ لیلیٰ نہ شیریں
یسوع ہی کی صورت حسیں سوجھتی ہی
منقش ہو دل پر میرے اُسکی الفت
مجھے اور کی کب کہیں سوجھتی ہی۔
جو اسکے ہیں اُنکی شفاعت کریگا ٭
ہمیں تو یہی بالیقیں سوجھتی ہی
نہیں باز آتا ہی عصیاں سے انساں
برائی بھلائی نہیں سوجھتی ہی ٭
پڑے گا تو نارِ جہنم میں اک دن۔
نہیں تجھکو مطلق لعیں سوجھتی ہی
جو ہو صدق دل سے مسیحا کا طالب
تو دُنیا اُسے شرمگیں سوجھتی ہی ٭
کرم سے تو شایق کو حق دکھا دے
گناہوں سے جو کچھہ نہیں سوجھتی ہی

مسیحی احباب کی خدمت میں

گذارش ہی کہ بندہ تاریخ امروزہ سے ۵ انومبر تک نور افشاں میں اپنے مبارک خداوند کے نام و کام کو ترقی دینے کی کوشش میں۔ راجپوتانہ اور دہلی و آگرہ وغیرہ شہروں میں گشت کریگا۔ اور اس عرصہ میں کہنہ کے پادری جمل سنگھہ صاحب کام انجام دیتے رہینگے ٭ نور افشاں کے متعلق بدستور صاحب ایڈیٹر کے ساتھہ خط و کتابت رکھیں۔ اور پرائیویٹ خطوط ۲۰- اور ۳۰ اکٹوبر تک الور اور اجمیر مشن کے پتہ پر بھیجیں ٭

حسن علی سفیر

اشتہار

چرچ مشن ہائی سکول ڈیرہ اسمٰعیل خان کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہی۔ اُمیدوار اپنی درخواست صاحب منیجر کے نام روانہ کرے ٭

موت کی خبر

افسوس کہ واقعہ ۱۷ ستمبر سنہ رواں روز جمعرات بوقت ۴ بجے شام کے ہمارے عزیز اور پیارے بھائی مسٹر تھیوفلس کلیمنٹ (کلرک ڈپٹی کمشنر آفس گورداسپور) بعارضہ تپدق عین جوانی کے ایام اور شباب کے دنوں میں اس دُنیائے ناپایدار سے کوچ کرکے ملک جاودانی کو سدھار گئے۔ ہماری دعا ہی کہ خدا باپ اُنکے لواحقوں بالخصوص اُنکے والد جناب پادری جے۔ کلیمنٹ صاحب منشر گورداسپور کو صبر عطا کرے ٭

لودیانہ

سردی پہلی بارش کے بعد سے چمک گئی ہی ہیضہ کا مُنہہ کالا ہوا۔ لیکن تپ لرزہ کو اپنا قایم مقام چھوڑ گیا۔ تاہم اُمید ہی کہ جوں جوں سردی بڑھیگی اسکا زور گھٹیگا ٭

امریکین ڈاکٹر سکوٹ صاحب اپنی گاڑی میں بیٹھے ہوئے تماشائیوں کی اردلی جلو میں لئے آج یہاں بھی وارد ہوئے ہیں۔ گاڑی میں دو گھوڑے لگے ہوئے ہیں اور سامنے کیطرف ایک آدمی ڑاپہیہ گھماتا ہی۔ اور ایک خوش الحان باجہ بجاتا جاتا ہی۔ آپکا طریقہ دوا فروشی نرالا ہی۔ اور یقین ہی کہ ہندوستانی بھی اُنکی تقلید کرینگے ٭

پادری ای پی نیوٹن صاحب کے لئے باہتمام مسٹر ایم دائلی منیجر امریکن مشن پریس لودیانہ طبع ہوا